منقبت مولا امامِ رضاؑ

مشہد کے شہنشاہ کرم عام ہے تیرا
تو مرضیِ معبود رضاؑ نام ہے تیرا

نورِ اسد اللہ سے تعمیر ہے تیری
جو کچھ بھی ہے کونین میں جاگیر ہے تیری
تو وارثِ اسلام ہے اسلام ہے تیرا

اِک فرش کے ٹکڑے کو اِرم جیسا بنایا
تاریک شبستاں کو اُجالوں سے بسایا
نبیوں کے لئے فخریہ اقدام ہے تیرا

جس وقت جہاں چاہا بنا دی نئی قسمت
جب چاہا جسے چاہا اُسے بخش دی جنت
واللہ کہ اللہ سا ہر کام ہے تیرا

آفت کوئی نزدیک میرے آ نہیں سکتی
سورج کی تمازت مجھے جھلسا نہیں سکتی
سایہ جو میرے ساتھ ہر اِک گام ہے تیرا

401

ہو تجھ کو مبارک کہ بلندی کی ملی حد
اب جتنے بھی صادق ہیں کہیں گے تجھے مشہد
اے خلدِ بریں اب یہ نیا نام ہے تیرا

تو لائقِ مدحت ہے سو لکھا ہے قصیدہ
مولا ہمیں بخشش کا کوئی ڈر ہے نہ خدشہ
بخشش کی ضمانت تو فقط نام ہے تیرا

تو شاہِ خراسان کے روضے پہ چلا جا
کر جا کے طواف آج سے اے خانۂ کعبہ
اب خاکِ خراسان بھی احرام ہے تیرا

ہے اجرِ رسالت میرے مولا تیری الفت
گوہرؔ کے دل و جاں کی بھلا کیا ہے حقیقت
کونین فدا اتنا حسیں نام ہے تیرا